مشاہدات۔583
ابو سعید حنیف احمد محمود۔برطانیہ

تقریر بابت خاندانِ مسیح موعودؑ
وقت 5-7منٹ

❁❁❁ تقریر ❁❁❁

حضرت صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ۔لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ(یونس:63-65)

سنو کہ یقیناً اللہ کے دوست ہی ہیں جن پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ تقویٰ پر عمل پیرا تھے۔اُن کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔

میری ہر پیشگوئی خود بنادی
تری نَسۡلًا بَعِیۡدًا بھی دکھادی

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے”حضرت صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب“

صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب 17اپریل 1937ء کو پیدا ہوئے۔ آپ، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پڑپوتے، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سب سے بڑے پوتے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے بڑے صاحبزادے تھے۔اسی طرح آپ حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نواسے تھے اور ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ماموں زاد بھائی تھے۔

آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔بعد میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے فلسفہ میں ایم۔اے کیا اور 23؍اکتوبر 1962ء کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بطور لیکچرار خدمت کا آغاز کیا۔ اس کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے آکسفورڈ چلے گئے۔جہاں سے ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی۔1955ء میں آپ نے زندگی وقف کی ۔14؍اکتوبر 1955ء کو خطبہ جمعہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے وقف کی ایک خاص تحریک فرمائی۔جس پر مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کیا۔14؍اکتوبر 1955ء کے خطبہ جمعہ میں وقف کی تحریک کے حوالہ سے حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ:

”میں نے جماعت میں جو وقف کی تحریک شروع کی ہے۔اس کے بعد میرے پاس تین درخواستیں آئی ہیں۔ایک تو میرے پوتے مرزا انس احمد کی ہے جو عزیزم مرزا ناصر احمد کا لڑکا ہے۔اللہ تعالیٰ اسے اپنی نیت کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔انس احمد نے لکھا ہے کہ میرا ارادہ تھا کہ مَیں قانون پڑھ کر اپنی زندگی وقف کروں لیکن اب آپ جہاں چاہیں مجھے لگا دیں۔میں ہر طرح تیار ہوں۔“

(روزنامہ الفضل 25نومبر 1955ء)

چنانچہ آکسفورڈ سے واپس آنے کے بعد یکم اپریل 1975ء سے آپ کا تقرر بطور نائب ناظر اصلاح وارشاد ہوا۔21جنوری 1983ء کو ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی مقرر ہوئے۔1986-1987ء میں ناظر تعلیم کے عہدہ پر فائز رہے۔بعد ازیں یکم ستمبر 1995ء کو وکیل التصنیف تحریک جدید مقرر ہوئے اور 14مارچ 1999ء کو وکیل الاشاعت تحریک جدید مقرر ہوئے۔تادمِ واپسیں آپ اسی عہدہ پر خدمت کی توفیق پاتے رہے۔

علاوہ ازیں آپ نے بطور پرائیویٹ سیکرٹری، ممبر مجلس افتاء، ممبر نور فاؤنڈیشن، صدر ناصر فاؤنڈیشن اور خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں خدمت کی توفیق پائی۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے پہلے دورۂ یورپ کے دوران پرائیویٹ سیکرٹری بھی رہے۔جامعہ احمدیہ کے ایڈمنسٹریٹر کے طور پر بھی ان کو خدمت کی توفیق ملی۔پہلے وکیل التصنیف بھی تھے۔

سامعین! آپ ایک علمی شخصیت تھے، حصول علم کا خاص ذوق تھا۔ آپ خود بیان کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کا پہلا دور انہوں نے میٹرک کے امتحان کے بعد فراغت کے عرصہ میں مکمل کر لیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق تھے اور اسی مناسبت سے علم حدیث سے بھی خاص ذوق اور لگاؤ بلکہ محبت تھی۔ جس کے لئے آپ نے ذاتی محبت اور مطالعہ سے عربی زبان میں اتنی قابلیت اور مہارت پیدا کر لی کہ احادیث کے علاوہ ان کی عربی شروح وغیرہ بھی زیر مطالعہ رکھتے تھے۔ میٹرک کے بعد صحیح بخاری آپ نے حکیم خورشید احمد صاحب سے پڑھی تھی۔ اس کے بعد صحاح ستّہ اور دیگر کتب حدیث کا ذاتی شوق سے مطالعہ کیا اور آخر دم تک ایک طالب علم ہی رہے۔ کتب حدیث کا ایک بہت عمدہ اور قیمتی ذخیرہ انہوں نے ایک زر کثیر سے اپنی لائبریری میں جمع کیا جس میں بہت مفید نایاب کتب موجود ہیں اور اس لحاظ سے ان کی ذاتی لائبریری بے نظیر اور اپنی مثال آپ ہے۔ علم حدیث سے اتنا شغف تھا کہ اس کے دیگر موضوعات علم الرّجال اور علم اصولِ حدیث پر بھی دستیاب کتب اپنے پاس جمع کر رکھی تھیں اور ان کا گہرا مطالعہ فرما کر یہ امور زیر بحث لاتے رہتے تھے۔۔ ذاتی طور پر مسند احمد بن حنبل کے اردو ترجمہ کا کام کر رہے تھے اور تقریباً نصف سے زائد کا ترجمہ کر چکے تھے۔ نیز آپ کو براہین احمدیہ اور محمود کی آمین کا انگریزی ترجمہ مکمل کرنے کی توفیق بھی ملی۔ اسی طرح آخری دنوں میں حضرت مسیح موعودؑ کی دیگر کتب کے تراجم پر کام کر رہے تھے۔ وفات سے چند دن قبل حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کے انگریزی ترجمہ قرآن مجید کے علاوہ انگریزی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ تیار کرنے کی تجویز آئی تھی۔ اس پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ آپ بھی اس کمیٹی کے ممبر تھے۔ آپ بوجہ علالت میٹنگ میں تو نہ آسکے لیکن اپنا تحریری مشورہ بھجوایا جو کمیٹی میں پیش کیا گیا۔

آپ کی نگرانی میں وکالت اشاعت نے متعدد زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کو تیار کر کے اشاعت کے لئے لندن بھجوایا۔ آپ کو علم اللسان کا بھی خاص شوق تھا۔ مختلف زبانوں کو سیکھنا پسند کرتے تھے۔ کوئی بھی نئی چیز معلوم کرنے اور کچھ نیا جاننے کا موقع ہرگز ضائع نہیں کرتے تھے۔

سامعین! خدا ترسی، محبتِ الٰہی، عشقِ قرآن، عشقِ رسول، سادگی، تواضع اور رحمت و شفقت آپ کے نمایاں اوصاف تھے۔ حقوقُ اللہ کے ساتھ حقوق العباد کا بھی خیال رکھتے۔ غرباء اور مساکین کا بہت احساس تھا۔ کسی ضرورتمند کو خالی ہاتھ واپس نہ کرتے۔ رمضان المبارک میں آپ درس حدیث دیا کرتے تھے اور بڑے اہتمام اور محنت سے آپ یہ درس دیا کرتے جو بالعموم سیرۃ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف موضوعات پر ہوتے تھے اور اس میں نادر اور قیمتی مواد جمع کر کے پیش فرماتے۔ آپ کی آواز میں بھی خاص سوز و گداز تھا۔ ایک خاص جذبۂ عشق اور ایسے دلنشین انداز سے درس دیتے تھے کہ انسان کچھ لمحات کے لئے لگتا تھا کہ قرون اولیٰ کے دور میں چلا گیا ہے۔

سامعین! حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ 21 دسمبر 2018ء میں آپ کے داماد کے حوالے بیان فرمایا کہ

"ان کے داماد مرزا وحید احمد صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ میں اپنے سفر پر بخارا اور سمرقند جارہا تھا تو مرزا انس احمد صاحب نے مجھے کہا کہ وہاں تم جارہے ہو تو امام بخاریؒ کی قبر پر بھی جانا اور میری طرف سے بھی دعا کرنا اور سلام کہنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی محبت کی وجہ سے یہ تھا کہ اس شخص نے جس نے سینکڑوں سال پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور واقعات کا خزانہ جمع کر کے ہم تک پہنچایا ہے اس کا حق بنتا ہے کہ ہم اس کے لئے دعا کریں اور اسے سلام پہنچائیں۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت اور خلافت کی محبت اور اطاعت آپ میں خوب بھری ہوئی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کے ساتھ اکثر آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے۔ آپ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا ترجمہ بڑے شوق سے کرتے اس لئے ترجمہ کے دوران جو مشکل مقامات اور ان کے حل ہوتے ان کے بارے میں بھی بتاتے اور اپنا تجربہ بھی شیئر کرتے تھے۔ ایک بات جو خاص طور پر آپ کہا کرتے وہ یہ تھی کہ ترجمہ کرتے وقت صرف لفظی ترجمہ ڈکشنری سے لگا دینا کافی نہیں ہے۔ یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ وہ لفظ کسی لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان کو کم کرنے والا تو نہیں اور اگر کوئی لفظی ترجمہ ٹھیک نہیں ہے تو اصل مضمون کو convey کرنے والا کوئی لفظ ہونا چاہئے۔ اور پھر ترجمہ کے کام سے اتنی محبت تھی کہ بیماری میں بھی رکے نہیں۔

سامعین! آپ پر جب بھی خلیفۂ وقت، خلیفۃ المسیح کی طرف سے کسی کام کی کوئی ذمہ داری ڈالی جاتی تو متعلقہ کارکنان کے ساتھ میٹنگ کر کے طریقہ کار طے کر لیتے اور جو سب سے مشکل کام ہوتا اپنے ذمہ لے لیتے اور بیماری کے باوجود گھر میں رہتے ہوئے بھی وہ مکمل کرنے کی کوشش کرتے۔ دفتر آنے میں مشکل محسوس کرتے تو کارکنان کو گھر بلا لیتے اور وہیں دفتر لگا لیتے۔ آرام اور چھٹی کا کوئی تصور نہیں تھا۔ بستر پر لیٹے لیٹے ترجمہ کر رہے ہوتے تھے۔ آپ خلافت کے شیدائی تھے۔ جب کبھی حضور انور کو فیکس لکھنی ہوتی تو خاص جذباتی کیفیت طاری ہو جاتی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”مختلف لوگوں نے خلافت سے تعلق میں جو لکھا ہے اس میں کوئی مبالغہ نہیں ہے بلکہ اس سے بڑھ کر ان کا تعلق تھا اور انہوں نے اپنے ہر عمل سے اور اپنے ہر نمونے سے اس تعلق کا اظہار کیا۔ اور بلکہ جب خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مجھے امیر مقامی اور ناظر اعلیٰ مقرر کیا ہے تو اس وقت بھی خلافت کی اطاعت کی وجہ سے انہوں نے کامل اطاعت امیر کی بھی کی اور بڑا الخاظر رکھا باوجود اس کے کہ میں عمر میں ان سے کم از کم تیرہ چودہ سال چھوٹا تھا اور اس وقت بھی کامل اطاعت کی اور ہمیشہ انتہائی وفا کا نمونہ خلافت کے بعد بھی انہوں نے دکھایا۔ کامل اطاعت کا نمونہ دکھایا۔“

(خطبہ جمعہ 21 دسمبر 2018ء)

آپ کارکنان کے ساتھ ہمیشہ مؤدبانہ طریق سے پیش آتے تھے۔ جب بھی اپنے پاس کسی کام سے بلاتے تو کہتے کہ کرسی پر بیٹھ جائیں پھر بات شروع کرتے۔ جب کبھی آپ کی طرف سے کسی کارکن پر ناراضگی کا اظہار ہوتا تو اس کے بعد جلد ہی مشفقانہ انداز اختیار کر لیتے۔ اگر کسی کو ایک دن ڈانٹ دیا تو دو دن اتنی دلجوئی فرماتے رہتے تھے کہ بعض اوقات شرمندگی محسوس ہوتی تھی۔ حالانکہ ڈانٹ کیا ہوتی تھی؟ اونچی آواز ہو جاتی تھی اور بس۔ نہ کوئی سخت لفظ نہ کوئی دل آزاری کا کلمہ۔ اگر کسی کو دفتر میں سختی کرتے دیکھتے تو اس رویے سے بیزاری کا اظہار کرتے۔ آپ غریب طالب علموں، بے روزگاروں اور بیوگان کا خاص خیال رکھتے تھے۔ طالب علموں کو کتب اور سکول یونیفارم خرید کر دیا کرتے تھے۔ بیروزگاروں کی نوکریوں کے لئے سفارشی خطوط دیا کرتے تھے۔ انتہائی سادہ لیکن نفیس شخصیت تھے۔ آپ علی الصبح سائیکل پر تشریف لاتے جس کی ٹوکری کتابوں سے بھری ہوئی ہوتی اور تمام دن تصنیف و تحریر میں مشغول رہتے۔ اگر کوئی ملنے آتا تو نہایت خندہ پیشانی سے ملتے لیکن غیر ضروری محفلوں اور مجلسوں سے آپ کی طبیعت کلیۃً بیزار تھی۔

سامعین کرام! حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 21 دسمبر 2018ء میں آپ کی وفات کے بعد بہت تفصیل سے آپ کے اوصاف کا ذکر کیا اور مختلف لوگوں کے تاثرات بیان فرمائے اُن میں سے چند ایک خاکسار یہاں بیان کر دیتا ہے۔

جنرل ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری صاحب لکھتے ہیں کہ ہر قسم کے مشکل حالات میں آپ نے ہمیشہ صبر اور ہمت کا مظاہرہ کیا۔ حوصلے کے ساتھ ہر تنگی کو برداشت کرتے۔ اپنی علالت کی وجہ سے آپ ایک پیالی چائے کی نہیں اٹھا سکتے اور نہ ہی بستر پر پہلو بدل سکتے تھے لیکن اس کے باوجود آپ نے ہمیشہ اپنا کام جاری رکھا اور بڑی جانفشانی سے اپنی ذمہ داری نبھائی اور کبھی کوئی شکایت کا موقع نہ دیا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے۔ نوری صاحب کہتے ہیں کہ ہر آنے والے کو خوشی سے اور مسکرا کر ملتے یہ آپ کا ایک بہت بڑا خلق تھا۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں داخلے سے ایک دن قبل آپ مجھے ملنے آئے۔ بیماری کی وجہ سے آپ کے چہرے پر شدید درد محسوس ہو رہی تھی اس کے باوجود آپ نے مسکراتے ہوئے کہا کہ میرا خیال ہے کہ میرا خاتمہ قریب ہے اور مَیں اپنے رب سے ملنے جا رہا ہوں۔ یہ بات آپ نے بڑے مسکراتے چہرے سے کی۔

حضور انور نے فرمایا کہ منیر الدین شمس صاحب ایڈیشنل وکیل التصنیف کہتے ہیں کہ ان کی میرے ساتھ کئی سٹنگز (sittings) ہوتی رہیں۔ ہمیشہ انہیں ہمدرد اور شفیق پایا۔ باوجودیکہ عمر میں مجھ سے کافی بڑے تھے کبھی انہوں نے نہ اپنی عمر کی اور نہ اپنے علم کی برتری کا اظہار کیا۔ جب سے میاں صاحب کے ساتھ تصنیف میں کام کے سلسلہ میں واسطہ پڑا ہمیشہ انہیں بہت مددگار، رہنما اور تعاون کرنے والا پایا۔ جب بھی انہیں کوئی کام دیا گیا انہوں نے بہت محنت اور لگن کے ساتھ اسے نبھایا بلکہ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ مزید کام دیں تا کہ بیماری میں جتنا زیادہ کام کر سکوں بہتر ہے۔ خلافت سے بے پناہ اخلاص اور وفا کا تعلق تھا اور اکثر جب بھی کام کے سلسلہ میں بات ہوتی تو یہی کہتے کہ میرا سلام کہنا اور مجھے سلام بھجواتے تھے اور ہر مرتبہ پوچھتے تھے کہ میرے کام کی وجہ سے کوئی ناراضگی تو نہیں۔ ہر وقت فکر رہتی تھی کہ خلیفہ وقت کہیں ناراض نہ ہو جائے۔ باوجود بیماری کے جب بھی میری طرف سے انہیں کوئی کام دیا جاتا تو بڑی خوشی کے ساتھ جلد از جلد مکمل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کے سلسلہ میں انہوں نے بہت قابلِ قدر خدمات سرانجام دینے کی توفیق پائی۔ براہین احمدیہ کے بعض حصوں کا انہوں نے بہت عمدہ ترجمہ کرنے کی توفیق پائی۔ ترجمہ کو فائنل کرتے ہوئے ہماری جو ٹیم تھی وہ بھی ان کی رائے کو مدّ نظر رکھتی تھی۔ جب کبھی کوئی ہدایات دی جاتیں اور میری طرف سے جب ہدایات جاتیں، وکالت تصنیف ان کو دیتی کہ یہ خلیفۂ وقت نے کہا ہے اور اس بارے میں اپنی رائے دیں تو بڑی مدلّل رائے بھجوایا کرتے تھے۔ بہرحال ایک عالم تھے اور ان کا علم بڑا گہرا تھا۔ اس سے جماعت اب محروم ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اَور علماء پیدا کرے۔

شمیم پرویز صاحب نائب وکیل وقف نَو لکھتے ہیں کہ ان کی خلافت سے والہانہ محبت کا ایک واقعہ میرے دل پر نقش ہے۔کہتے ہیں جب خلافت رابعہ کا انتخاب ہوا تو اُس وقت خاکسار قائد ضلع جھنگ تھا اور ڈیوٹی مسجد مبارک کے محراب کے باہر تھی۔ جونہی اندر سے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے خلیفہ منتخب ہونے کی اطلاع آئی تو شمیم صاحب کہتے ہیں میں نے مرزا انس احمد صاحب کو دیکھا جو کہ جون کی شدید گرمی کے باوجود اینٹوں کے تپتے ہوئے فرش پر سجدہ شکر کرتے ہوئے گر گئے۔

سامعین! ایاز محمود خان صاحب مربی وکالت تصنیف یوکے کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے ایک مشکل لفظ کے انگریزی ترجمہ کے بارے میں پوچھا کہ آپ کے خیال میں لفظ کا ترجمہ کیا ہونا چاہئے ؟میاں صاحب ذرا سوچ میں پڑ گئے۔ پھر دو تین الفاظ بھی بتائے۔میں نے میاں صاحب کو بتایا کہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے ایک جگہ اس لفظ کا انگریزی میں اس طرح ترجمہ کیا ہے۔اس پر وہ بڑے خوش ہوئے اور کہا کہ یہ بالکل ٹھیک ہے۔یہی اس کا صحیح ترجمہ ہے اور حضرت چوہدری صاحب کے لئے بڑی عزت اور عقیدت سے کہنے لگے کہ ان کی زبان بڑی اچھی تھی۔تم یہی الفاظ استعمال کرو۔ پھر یہ ایاز صاحب کہتے ہیں کہ میں نے ہمیشہ دیکھا کہ میاں صاحب اپنی عقل اور سمجھ اور علم کو خلیفہ وقت کے سامنے بالکل نہ ہونے کے برابر جانتے تھے۔پہلے اگر اپنی کوئی رائے ہوتی بھی تو جب مَیں بتاتا کہ خلیفہ وقت نے یوں کہا ہے تو فوراً کہتے کہ ہاں بس ٹھیک ہے۔میں غلط تھا جو حضور نے کہا ہے وہی ٹھیک ہے اور اس طرح بار بار مجھے سبق دیا کہ خلیفہ وقت کے سامنے باقی سب باتیں فضول ہیں۔وہی رائے درست ہے جو خلیفہ وقت کہیں اور ہمارے لئے ضروری ہے اس پر عمل کریں۔

سامعین! آپ کی وفات 18 دسمبر 2018ء کو قبل از نماز فجر تقریباً 81 سال کی عمر میں ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی وفات پر آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے اِن الفاظ دعا دی کہ

”اللہ تعالیٰ ان سے رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔اپنے قرب اور پیاروں میں ان کو جگہ دے۔ان کی اولادیں بھی نیک اور صالح ہوں اور ان کی اولاد کو بھی خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے والا بنائے۔آمین“

(کمپوزڈ بائی: عائشہ منصور چوہدری۔جرمنی)